© rasailojaraid.com

غزل

جناب الم مظفرنگری

گرفتارِ قفس کی فکر ہے اربابِ گلشن کو
مگر بھولے ہوئے ہیں سب گرفتارِ نشیمن کو

علاقہ اہلِ دل سے کیا ہوس کارانِ پُرفن کو
کوئی نسبت نہیں چاکِ جگر سے چاکِ دامن کو

نہیں ساحل کیا کرتی ہیں پیدا بحرِ ہستی میں
وہ موجیں چیر کر بڑھتی ہیں جو دریا کے دامن کو

یہ موجِ بادۂ گلرنگ ہے یا طور کا جلوہ
چھپا رکھا ہے کیا مینا میں ساقی برقِ ایمن کو

تری آنکھوں کو اے صیاد اشکِ خوں کا دھوکا ہے
سرِ مژگاں لئے بیٹھا ہوں میں تصویرِ گلشن کو

چمن میں کوئی بھی مجھکو نہیں دیتا جواب اس کا
جلایا کس خطا پر برق نے میرے نشیمن کو

اسیری میں بھی ہو جاتا ہے حاصل لطفِ سیرِ گل
قفس میں بیٹھکر جب یاد کر لیتا ہوں گلشن کو

کچھ اس ترکیب سے دو چار تنکے میں نے رکھے ہیں
کہ سجدے کر رہی ہیں بجلیاں شاخِ نشیمن کو

مصیبت میں سہارا ڈھونڈتے ہیں ڈوبنے والے
پکڑ لیتی ہے موجِ بے اماں ساحل کے دامن کو

الم آزاد ہو جاؤں گا میں بھی قیدِ ہستی سے
کسی دن توڑ کر رکھ دوں گا اس زنجیرِ آہن کو

© rasailojaraid.com